بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

صدرِ محترم سے

صدر پاکستان جنرل محمد یحییٰ نے چوبیس مئی کو کراچی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ "مشرقی پاکستان میں حالات معمول پر آتے ہی اقتدار عوامی نمائندوں کو منتقل کر دیا جائے گا اور اس سلسلہ میں وہ آئندہ لائحہ عمل کا دو تین ہفتوں میں اعلان کر دیں گے"

اسی پریس کانفرنس میں ایک اور اہم بات عوامی لیگ کے بارہ میں تھی کہ کالعدم عوامی لیگی لیڈروں نے صدرِ پاکستان کو گرفتار کرنے کا منصوبہ بنایا تھا نیز انہوں نے مشرقی پاکستان میں غنڈہ گردی کو بپا کر کے قومی خزانوں اور بنکوں کو لوٹ لیا اور دہشت گردی کی وہ فضا قائم کی جس سے بے شمار بے گناہ اور معصوم لوگ تشدد کی بھینٹ چڑھ گئے اور موت کے گھاٹ اتار دیے گئے اور اگر فوج بروقت اور بھرپور اقدام نہ کرتی تو ملک انتہائی خطرناک صورتِ حالات کا شکار اور ناقابلِ تصور تباہی سے دوچار ہو سکتا تھا۔

صدرِ پاکستان نے اپنی اسی کانفرنس میں یہ اعلان بھی کیا کہ "کالعدم عوامی لیگ کے ارکان اسمبلی میں سے سب کے سب کی رکنیت ختم نہیں ہوگی بلکہ صرف ان لوگوں کی رکنیت ختم کی جائے گی جنہوں نے عوام کے خلاف جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔ کیونکہ انتخابات انفرادی بنیادوں پر لڑے گئے تھے اس لیے کوئی وجہ نہیں کہ کوئی شخص محض اس لیے اسمبلی کی رکنیت سے محروم ہو جائے کہ وہ ایک ایسی پارٹی کا ایک حصہ تھا جسے کالعدم قرار دیا جا چکا ہے"

ان ساری باتوں سے جو چیز فوری طور پر سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ صدرِ پاکستان اپنے خلوص

اور اقتدار سے عدم دل چسپی کی بنا پر اقتدار عوامی نمائندوں کو منتقل کرنا چاہتے ہیں اور چونکہ کالعدم عوامی لیگ کے چند ایک لیڈروں کو چھوڑ کر باقی تمام ارکان اسمبلی کی رکنیت برقرار ہے۔ اس لیے لازمی طور پر مرکز میں سابق عوامی لیگ کے ارکان اکثریت میں ہونے کی وجہ سے اقتدار میں شریک ہوں گے اور مشرقی پاکستان اسمبلی میں تو صرف دو تین ارکان کے علاوہ یہی اس پارٹی کے ارکان۔ اس لیے اس کا نظم ونسق اور اقتدار واختیار لازمی طور پر ان ہی کے قبضہ میں رہے گا اور ہم نہیں سمجھ سکتے کہ پھر اس کے نتائج کیا برآمد ہوں گے؟

جناب صدر! آپ کا خلوص بجا اور اقتدار سے عدم دلچسپی بھی مسلّم، لیکن کیا اس حقیقت سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ پورے صوبۂ مشرقی پاکستان میں نظم ونسق کو مفلوج بنانے اور ہر شہر اور ہر قصبہ میں اپنی بساط بچھانے اور مرکزی حکومت کے اختیارات کو چیلنج کرنے میں صرف مجیب اور اس کے چند ساتھیوں کا نہیں بلکہ کالعدم عوامی لیگ کے تقریباً سبھی اراکین اور خصوصاً اسمبلیوں کے ممبروں کا پورا پورا ہاتھ تھا اور ہر ہر علاقے میں انہوں نے غنڈوں کی حوصلہ افزائی اور دہشت گردی کی عملاً تائید کی اور سرکاری خزانوں کو لوٹنے پر لوگوں کو اکسایا اور انہیں اپنی آشیر باد سے نوازا اور مشرقی صوبے میں پھیلے ہوئے غیر بنگالی مہاجرین کو نہ صرف قتل وغارت کیا بلکہ ان کے ساتھ وہ بہیمانہ سلوک کیا کہ ان کے تذکرے سے ہی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

جناب محترم! کیا کوئی شخص اس بات کا ثبوت بہم پہنچا سکتا ہے کہ جن دنوں کالعدم عوامی لیگی لیڈر جلاؤ اور گھراؤ کی باتیں کرتے اور بنگلہ نیشنلزم کے نعرے بلند کر کے صوبائی عصبیت کو ہوا دے رہے اور غیر بنگالیوں کے خلاف نفرت کی وہ فضا تیار کر رہے تھے جس کے نتیجے میں مشرقی پاکستان کی سرزمین پر بے شمار معصوموں کا خون بہا اور آپ کی زیر قیادت پاکستان کی جری اور دلیر افواج کو ایکشن لینا پڑا، کیا اس زمانے میں کسی ایک بھی عوامی لیگر نے اس کے خلاف احتجاج کیا، آواز بلند کی یا پارٹی کو اپنا استعفیٰ پیش کیا تھا؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر انہیں کس طرح برقرار دے کر نئے سرے سے ان کو اقتدار سونپا جا سکتا ہے کہ جب کہ بے اختیاری میں ان کے بوئے ہوئے کانٹوں کو ابھی

تک نہیں پتا چل سکا اور ان کی لگائی ہوئی آگ کو ابھی تک بجھایا جا سکا ہے۔

صدر گرامی! کیا ہماری بہادر افواج نے مشرقی صوبے کے ہر ہر شہر اور ہر ہر قصبے سے بھارتی تخریب کاروں اور ——— دراندازوں کا صفایا نہیں کیا؟ اور کیا انہیں ان سے دو بدو لڑائی نہیں لڑنا پڑی؟ اگر یہ سچ ہے اور واقعی سچ ہے تو ہمیں بتلایا جائے! انہیں کس نے اپنے اپنے علاقوں میں بلا رکھا اور پناہ دے رکھی تھی؟ اور اگر کالعدم عوامی لیگ کے ارکان پر انہیں بلانے اور چھپانے کا الزام ثابت نہ بھی ہو تو کیا اس سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ انہیں ان کی آمد اور وجود کا ضرور علم تھا کہ وہ ان کی ہی ——— مرکزی کمان کی دعوت پر آئے ہوں گے بلکہ آئے تھے جس طرح کہ حکومت کے وقتاً فوقتاً کے اعلانات سے اس کا پتہ چلتا رہا ہے اور ناممکن ہے کہ مرکزی کمان اپنی ماتحت جماعتوں اور کونسلوں کو اپنے فیصلوں کے نفاذ کی تلقین نہ کرے اور پھر اور کچھ نہیں تو کیا قومی اور صوبائی اسمبلی کے ممبروں کی یہ ذمہ داری نہ تھی کہ وہ کم از کم اپنی حکومت کو اس قسم کے ملک دشمنوں کے وجود کی خبر دیتے کہ قوم نے انہیں ملک کے سب سے اہم انتظامی ادارے کا رکن بنایا ہے۔

کیا ہم اس سوال کی جسارت کر سکتے ہیں کہ ان میں سے کتنے ممبر تھے جنہوں نے حکومت کو اس سے آگاہ کیا اور اس قسم کے ملک دشمنوں کے بارہ میں خبر بہم پہنچائی؟ کیا ان کا صرف یہی جرم ان کی رکنیتوں کو ختم کرنے کے لیے کافی نہیں؟

جنابِ صدر! کالعدم عوامی لیگ کے عام ممبر اپنے لیڈروں کے جرائم میں نہ صرف ان سے متفق اور ان کے شریک تھے بلکہ انہوں نے اپنے لیڈروں کی اطاعت اور ہمنوائی کا حلف بھی اٹھا رکھا تھا اور حضور والا! آپ کا یہ فرمان کہ "اس حلف نامے میں صرف زیادہ سے زیادہ خود مختاری حاصل کرنے اور استحصال کے خاتمہ کا تذکرہ تھا اور کچھ نہیں، چنانچہ اس بنا پر انہیں مجرم اور غدار قرار نہیں دیا جا سکتا" ہمارے نکتہ نگاہ سے درست نہیں اور ہم اس سے باادب اختلاف کرتے ہیں، اس لیے کہ بات الفاظ پر نہیں بلکہ اس ماحول اور فضا پر ہوتی ہے جس میں وہ الفاظ ادا کیے گئے ہوں اور آپ سے زیادہ کون اس حقیقت کو جانتا ہے کہ اس حلف کے اٹھانے کے وقت کون سی فضا پیدا کی جا رہی اور کی جا چکی تھی اور اگر اس

باقی بر ص ۲۹